بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۲۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم سہ شنبہ — ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹ | ۵ صلح ۱۳۴۴ ہش — یکم رمضان المبارک ۱۳۸۴ھ — ۵ جنوری ۱۹۶۵ء | نمبر ۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۴ جنوری بوقت ۹½ بجے صبح

کل اور پرسوں دوپہر کے بعد حضور کو بے چینی کی تکلیف ہوگئی۔ رات نیند آگئی۔ اِس وقت طبیعت بہتر ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں ؛

فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں کے پاکستان کا صدر منتخب ہونے پر

حضرت امام جماعت احمدیہ کی طرف سے مبارکباد کا برقی پیغام

ربوہ ۳ جنوری — فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں کے پاکستان کا صدر منتخب ہونے پر امام جماعتِ احمدیہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان کی خدمت میں مبارک باد کا حسب ذیل دعائیہ پیغام بذریعہ تار ارسال فرمایا ہے :-

فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں صدر پاکستان

راولپنڈی

صدرِ پاکستان منتخب ہونے پر ازراہِ نوازش میری طرف سے انتہائی پُرخلوص مبارکباد قبول فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے بے پایاں فضل و رحم سے آپ کو طاقت اور ہمت عطا فرمائے تاکہ آپ اندرونی اور بیرونی دشمنوں کے منصوبوں کو ناکام بنانے میں اپنی مساعی کو عزم و اعتماد کے ساتھ جاری رکھ سکیں۔ وہ آپ کو قوم کی خدمت بجا لانے کی توفیق بخشے اور اسی کے فضل سے آپ تحفظ و خوشحالی کی جانب قوم کی راہ نمائی کرنے میں کامیاب ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا رہبر ہو اور آپ کو اپنی تائید و نصرت سے نوازے۔ اور اُن سب پر اپنا فضل نازل فرمائے جو پاکستان اور اسلامی دنیا کی فلاح و بہبود کی جدوجہد میں بے لوثی اور للہیت کے جذبہ کے ماتحت آپ کے ہاتھ مضبوط کرنے میں کوشاں ہوں۔

مرزا بشیر الدین محمود احمد
امام جماعت احمدیہ

اِس موقعہ پر محترم صدر صاحب صدر انجمن احمدیہ پاکستان، محترم صوبائی امیر انجمن احمدیہ مشرقی پاکستان اور محترم صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ نے بھی صدرِ مملکت کی خدمت میں مبارک باد اور دعا پر مشتمل تار ارسال کئے ہیں ؛

اخبار احمدیہ

○ ربوہ — محمودہ اکبر صاحبہ بنت محترم بابو اکبر علی صاحب مرحوم کا نکاح فلائٹ لفٹیننٹ محمد سلیمان مبشر صاحب ابن مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب سے دس ہزار روپیہ مہر پر مورخہ ۲۵/۱۲/۶۴ کو بعد نماز ظہر مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے مسجد مبارک میں پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت بنائے۔

○ لاہور — مکرم شیخ مبارک احمد صاحب سیکشن آفیسر ریلوے بورڈ لاہور کی بیٹی ہمشیرہ پروین شیخ ایم۔ اے فائنل کے امتحان میں ۴۳۰ نمبر لے کر فرسٹ ڈویژن میں کامیاب ہوئی ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ عزیزہ نے میٹرک اور ایف۔ اے میں وظیفہ حاصل کیا تھا۔ اور بی اے بھی فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا تھا۔ اب بی ایڈ میں زیر تعلیم ہیں۔ احباب کرام عزیزہ کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا کریں ؛

○ ربوہ — رمضان المبارک میں مسجد مبارک میں نمازوں کے اوقات حسب ذیل ہوں گے

(۱)	فجر کی اذان	پونے چھ بجے
(۲)	نماز فجر	۶ بجکر ۵ منٹ
(۳)	ظہر کی اذان	۱۲½ بجے
(۴)	نماز ظہر	ایک بجے
(۵)	درس قرآن	۱¼ بجے
(۶)	اذان نماز عصر	۳ بجکر پچاس منٹ
(۷)	نماز عصر	۴ بجے
(۸)	اذان مغرب	غروب آفتاب کے معاً بعد
(۹)	اذان عشاء	۶½ بجے
(۱۰)	نماز عشاء	۷ بجے

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

رمضان کا مہینہ شروع ہونیوالا ہے دوست اپنی کمریں کس لیں

(روزہ، تلاوت، صدقہ و خیرات، تہجد، اعتکاف اور فدیہ کی مرکب برکات)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

چند دن میں رمضان کا مبارک مہینہ شروع ہونے والا ہے۔ یہ وہ مقدس مہینہ ہے جس میں قرآن جیسی کامل اور مکمل اور برکات سے معمور الٰہی شریعت کا نزول ہوا۔ میں ہمیشہ رمضان کے مہینہ میں مفصّل مضمون کے ذریعہ رمضان کی برکات کے متعلق دوستوں کو یاد دہانی کرایا کرتا تھا مگر اب بوجہ بیماری معذور ہوں اور اس وقت تو خصوصیّت سے دل کی تکلیف کی وجہ سے زیادہ بیمار ہوں اس لئے صرف چند مختصر سی باتوں پر اکتفا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب مخلص دوستوں کو اس مبارک مہینے کی برکات سے فائدہ اُٹھانے کی توفیق دے اور دین و دنیا میں ترقی عطا کرے۔

(۱) رمضان کی اصل اور مخصوص عبادت تو روزہ ہے جس کے متعلق ایک حدیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ روزہ وہ عبادت ہے جس کی جزاء خود خدا تعالےٰ ہے۔ پس جن دوستوں کو رمضان میں بیماری یا سفر کی معذوری نہ ہو ان کو ضرور روزہ رکھ کر اس کی خاص بلکہ اخص برکات سے مستفید ہونا چاہیئے مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ روزہ صرف کھانے پینے سے اجتناب کرنے کا نام نہیں بلکہ اصل روزہ دل کی نیکی اور ضبطِ نفس اور تقوےٰ اور اخلاص اور انابت الی اللہ اور خصوصی دُعاؤں کا روزہ ہے جس کے نتیجہ میں انسان خدا کا قُرب حاصل کرتا ہے اور زمین سے اُٹھ کر آسمان کی بلندیوں تک پہنچتا ہے۔

(۲) اس کے علاوہ رمضان میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سنّت تھی کہ قرآنِ مجید کی زیادہ تلاوت فرماتے تھے بلکہ اپنی پاک زندگی کے آخری سال میں آپ نے رمضان کے مہینہ میں قرآن مجید کی دو دفعہ تلاوت فرمائی۔ پس دوستوں کو رمضان میں قرآنِ مجید کی تلاوت کی طرف بھی خاص توجہ دینی چاہیئے۔ قرآن غور کے ساتھ پڑھا جائے اور رحمت کی آیات پر خدا سے رحمت مانگی جائے اور عذاب کی آیات پر استغفار کیا جائے۔ یہ ایک کامل ذکرِ الٰہی ہے۔

(۳) رمضان میں صدقہ و خیرات بھی حسبِ توفیق زیادہ سے زیادہ دینا چاہیئے۔ غرباء کی مدد میں مومنوں کے لئے بے حد برکات ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق حدیث میں آتا ہے کہ آپ رمضان میں اس کثرت سے صدقہ و خیرات کرتے تھے کہ آپ کا ہاتھ گویا ایک تیز آندھی کی طرح چلتا تھا جو کسی روک کو خیال میں نہیں لاتی۔

(۴) رمضان کی ایک ممتاز عبادت تہجّد یا تراویح کی نماز ہے جو مومنوں کی مُردہ راتوں کو زندہ کرنے اور انسان کو اسکے مقررہ مقامِ محمود تک اٹھانے میں نمایاں تاثیر رکھتی ہے اور رمضان کی عبادتوں کو غیر معمولی رونق بخشتی اور روحانیت کا ایک بڑا ستون ہے۔

(۵) پھر رمضان کی ایک خاص برکت اعتکاف کی عبادت ہے جو رمضان کے آخری عشرہ میں مسجد میں بیٹھ کر ادا کی جاتی ہے۔ جن دوستوں کو توفیق ہو اور فرصت ہو وہ اس سے بھی فائدہ اٹھا کر اپنے دلوں میں روشنی اور جلاء پیدا کر سکتے ہیں۔

(۶) میں فدیہ کے متعلق بھی یہ بات واضح کرنا چاہتا ہوں کہ فدیہ کی رعایت صرف اُن لوگوں کے لئے ہے جو بوجہ لمبی بیماری یا ضعفِ پیری روزوں کی طاقت کھو بیٹھیں۔ ورنہ اصل چیز روزہ ہی ہے۔ پس جو دوست بوجہ معذوری فدیہ دینا چاہیں وہ اپنے کھانے کی حیثیت کے مطابق کھانے کی صورت میں یا نقد رقم کی صورت میں فدیہ ادا کر سکتے ہیں۔ فدیہ خواہ اپنے پڑوس کے غریبوں کو ادا کر دیا جائے یا میرے دفتر (خدمتِ درویشاں) میں یا کسی دوسرے مناسب دفتر میں مرکز کے غرباء کی امداد کے لئے بھیجا جا سکتا ہے اور جتنی جلدی بھجوا دیا جائے بہتر ہے تاکہ وقت پر غرباء کے کام آسکے اور وہ رمضان کے مہینہ میں فائدہ اٹھا سکیں۔ مرکز میں کافی غریب لوگ بستے ہیں۔

(۷) بالآخر میں اپنے دوستوں کو یہ خاص تحریک بھی کرنا چاہتا ہوں کہ جن دوستوں کو توفیق ملے اور وہ اس کے لئے فرصت اور طاقت پائیں انہیں کم از کم رمضان کا آخری عشرہ ربوہ میں آکر گزارنا چاہیئے۔ ربوہ میں مسجد مبارک کے شب و روز رمضان کے مہینہ میں خاص طور پر بابرکت اور بارونق اور شاندار ہوتے ہیں۔ اس سے انشاء اللہ دوستوں کو دینی لحاظ سے بہت فائدہ پہنچے گا۔ ایک دفعہ مجھے رمضان کے چند دن کسی باہر کے مقام پر گزارنے پڑے تو مجھے وہاں کا رمضان بہت بے جان سا نظر آیا جسے ربوہ کے رمضان کے ساتھ کوئی نسبت نہیں تھی۔ دوسری طرف میں لنگر خانہ اور مہمان خانہ کے افسروں اور کارکنوں کو بھی یہ نصیحت کرنا چاہتا ہوں کہ وہ رمضان میں روزہ دار مہمانوں کے آرام کا بہت خیال رکھیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مہمان نوازی کا اسوہ ملحوظ رکھ کر مرکزِ سلسلہ کے لئے جماعت میں کشش پیدا کریں اور ان کے لئے اچھا نمونہ بنیں۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کے ساتھ ہو اور ہمیں اپنی برکات اور رحمتوں سے نوازے اور اسلام اور جماعت کی ترقی کا رستہ کھولے۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

خاکسار مرزا بشیر احمد

ربوہ ۲۴ جنوری ۱۹۶۳ء

(بحوالہ الفضل ۲۶ جنوری ۱۹۶۳ء)

سیرت حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

تقریر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل برموقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۴ء

(۳)

یہی محبت بنی آدم کا جذبہ تھا جو ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو غار حرا میں لے گیا۔ اور آپ راتوں اور دنوں کو وہاں بارگاہ احدیت میں زاری کرتے رہے۔ نسل انسانی کی بہتری اور بھلائی کے لئے بے چین و بے قرار ہوتے رہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں ؎

کس چہ میداند کزاں نالہ ہا باشد خبر
کاں شفیع کرد از بہر جہاں در کنج غار
من نمے دانم چہ دردے بود و اندوہ و غمے
کاندراں غارے در آورد ش حزین و دلفگار

حضرات! سیرت نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ پہلو بھی اتنا وسیع ہے کہ اس کا احاطہ ناممکن ہے۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کو رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا۔ سب انسان آپ کی آغوش رحمت میں تھے بلکہ سب جانداروں اور سارے جہانوں تک آپ کی رحمت کا دامن پھیلا ہوا تھا۔ اور پھیلا ہوا ہے۔ انسانوں میں سے کمزور نحیف طبقہ نے آپ کی رحمت سے زیادہ حصہ پایا۔ یتامیٰ، بیوائیں، مظلوم عورتیں، بے کس غلام، غریب اور حاجت مند سب سے زیادہ رحمتِ خداوندی کے حصہ دار ہوئے۔ آپ نے یتیموں کی حفاظت اور دلداری فرمائی۔ ان کو معاشرہ میں برابر کا مقام عطا فرمایا۔ عورت کی عزت اور حقوق کو قائم فرمایا۔ ماؤں کے قدموں کے نیچے جنت قرار دی۔ بیٹی کی تربیت اور دلداری کو کلید جنت بتایا۔ بہنوں سے محبت و پیار کا سلوک کرنے کی تلقین فرمائی۔ بیویوں کو مردوں کی عزت و ناموس قرار دے کر مساوی حقوق کا حقدار ٹھہرایا۔ انہیں دنیا و جنت میں دائمی ساتھی قرار دیا۔ غرض عورت کی حیثیت کو قائم کیا۔ اس کی ملکیت کو تسلیم کیا اور اعلان کیا کہ قرب الٰہی کے پانے کے تمام دروازے اسی طرح عورتوں پر بھی کھلے ہیں جس طرح مردوں پر کھلے ہیں۔ سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے غلاموں کی غلامی کو ختم کیا اور ان کو ایسے رنگ سے آزاد کرایا کہ وہ معاشرہ کے باعزت فرد بن کر زندگی بسر کریں۔ غریبوں اور حاجتمندوں کی آپ نے امداد کی۔ حاجت روائی کی اور ان سب کو اپنی محبت کے بحر ناپیدا کنار سے نوازا ہے۔ شاعر نے سچ کہا ہے۔

وابیض یستسقی الغمام بوجھہ
ثمال الیتامی عصمۃ للارامل

حضرات! مذہب کے اعتبار سے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو جن طبقات سے واسطہ پڑا وہ تین ہیں۔

اوّل۔ کافر یا آپ کے نہ ماننے والے ان میں یہودی، عیسائی، دوسرے مذاہب کے لوگ بلکہ دہریہ بھی شامل ہیں

دوم۔ مومن یا آپ کے ماننے والے

سوم۔ منافق۔ جو ماننے کا دعوےٰ کرتے تھے لیکن دراصل دل سے نہ مانتے تھے یا عمل سے اپنے دعوےٰ کی تصدیق نہ کرتے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا یہ پہلو کتنا شاندار اور دلکش ہے کہ آپ نے ان تینوں طبقات سے ایسے رنگ میں اور اس انداز سے سلوک کیا ہے کہ دنیا حیران و ششدر ہے کہ یہ کس قسم کا انسان ہے۔

دشمنوں کیلئے دعا

کفار آپ کے دشمن تھے۔ آپ کے صحابہؓ کے دشمن تھے۔ آپ کے مذہب کو نیست و نابود کرنے کے لئے کوشاں تھے۔ مگر محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم رات دن ان کی خیر خواہی میں مشغول تھے۔ نہایت گریہ وزاری سے اللہ تعالےٰ سے ان کے ایمان اور ان کی ہدایت کے لئے دعا کرتے تھے۔ مکہ کے بسنے والوں کے لئے بھی آپ دعا کرتے ہیں۔ طائف کے پتھر برسانے والوں اور آپ کے ٹخنوں کو لہولہان کرنے والوں کے لئے بھی آپ کی رحمت جوش زن ہو کر کہتی ہے

اللھم اھد قومی فانھم لایعلمون

احد کے میدان میں زخمی ہیں دانت شہید ہیں خود چبھنے سے لہو بہہ رہا ہے مگر ہمارے سید و مولےٰ حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم آسمان کے خدا کو واسطہ دے کر کہہ رہے ہیں کہ اے اللہ ان لوگوں کو معاف فرما۔ ان کو ہدایت دے۔ یہ جانتے نہیں کہ کس کے ساتھ یہ سلوک کر رہے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سوز و گداز اور آپ کی انتہائی دلسوزی کو دیکھ کر ہی اللہ تعالےٰ نے فرمایا تھا۔

لعلک باخع نفسک الا یکونوا مومنین

کہ کیا آپ اپنی جان کو ہلکان کر لیں گے۔ کہ یہ لوگ کیوں مومن نہیں ہوتے۔

معافی اور درگذر کا نمونہ

بھائیو! محبت کا یہ درد و گداز تو اس وقت تھا جب آپ مظلوم بھی تھے۔ گالیاں کھا کر دعا دیتے تھے۔ دکھ پا کر آرام دیتے تھے۔ جب خداوند تعالےٰ نے آپ کو کفار پر غالب کر دیا۔ اور مکہ فتح ہو گیا تو محبت نبوی اس طرح نمایاں ہوئی کہ آپ نے سب کفار کو فرمادیا۔

لاتثریب علیکم الیوم
اذھبوا انتم الطلقاء

جاؤ بھائیو تم آزاد ہو ہم تم پر سرزنش بھی نہیں کرتے۔

اب گویا محبت کا پیمانہ لبریز ہو گیا تھا قریش کے سینوں میں بھی دل تھے یکدم ابل پڑے۔ Love creats love سب آستانہ نبوی پر جھک گئے۔ سب نے سیرت محمدی کے غلام بن کر کلمہ شہادت لا الٰہ الا اللہ پڑھا اور مسلمان ہو گئے۔

دوسرا طبقہ منافقین کا طبقہ ہے یہ قوم کے لئے گھن کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ہمارے سید و مولےٰ نے مدنی زندگی میں خاص طور پر ان کے ساتھ محبت آمیز سلوک فرمایا۔ انہوں نے غداری پر غداری کی۔ مگر محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت پر ان کی غداریاں غالب نہ آسکیں۔ آپ نے جماعت مومنین کو ان کے شر سے ضرور محفوظ رکھا۔ مگر آپ نے منافقوں سے بالعموم حسن سلوک ہی فرمایا۔ مشہور منافق عبداللہ بن ابی بن سلول نے فتنہ بھڑکانے کے لئے انتہائی دل آزار بات کہی۔ اس کے بیٹے نے کہا کہ اب میرا باپ واجب القتل ہو گیا ہے بارگاہ رسالت میں عرض کی کہ مجھے اجازت دی جائے کہ میں اپنے باپ کو قتل کر دوں رحمۃ للعالمین نے فرمایا ہمارا تو ایسا ہرگز ارادہ نہیں۔ ہم تو درگذر ہی کریں گے۔

تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حسن سلوک اور آپ کی پاکیزہ سیرت کا ہی یہ نتیجہ تھا۔ کہ منافق اپنے مقصد میں کبھی کامیاب نہ ہو سکے۔ بلکہ وہ محبت نبوی کی گرمی کے آگے برف کی طرح پگھل گئے۔ خود قرآن مجید فرماتا ہے۔

فبما رحمۃ من اللہ لنت لھم ولو کنت فظاً غلیظ القلب لانفضوا من حولک

کہ اے نبی تو بنی نوع انسان کے لئے اللہ کی رحمت ہے۔ اور تو اسی وجہ سے ان منافقوں کے لئے بھی سراپا رحمت ہے نرم ہے اس لئے وہ تیرے اردگرد جمع ہیں ورنہ اگر تو زبان کا سخت ہوتا۔ یا دل کا سخت ہوتا۔ تو یہ لوگ بھاگ جاتے۔

میں سمجھتا ہوں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بے مثال قربانی اور محبت کا ہی نتیجہ تھا کہ منافق بھی زندگی بھر آپ سے وابستہ رہے۔ اور پھر خدا کی خاص نصرت تھی کہ اتنے دشمنوں میں گھرے ہوئے ہونے کے باوجود آپ انبیاء میں سب سے زیادہ مظفر و منصور تھے۔ اور آپ کی جماعت کی شیرازہ بندی بے مثال تھی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

صحابہ سے لازوال محبت

تیسرا طبقہ یعنی مومنین کا گروہ۔ وہ تو آپ کے جگر گوشے تھے۔ ان پودوں کو تو آپ نے خونِ جگر سے سینچا تھا۔ ان سے تو آپ کا پیار۔ آپ کی محبت و الفت اور آپ کی شفقت و ہمدردی بے انتہا اور لازوال تھی۔ میں آج تنگیٔ وقت کا شاکی ہوں۔ اس لئے میں اس پہلو کی بے شمار مثالوں میں سے انتخاب سے عاجز ہوں۔ صرف اپنے محبوب مطاع اور حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عاشق ترین وجود اقدس علیہ السلام کے الفاظ میں اتنا کہتا ہوں ؎

آں ترحمہا کہ خلق از وے بدید
کس نہ دیدہ در جہاں از مادرے

قرآن پاک فرماتا ہے وبالمومنین رؤف رحیم۔ مومنوں کے لئے تو سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کا دریا امڈا ہوا آرہا ہے۔ ان سے آپ کے پیار کی کوئی انتہا نہیں مکی زندگی کی لرزہ خیز مشکلات میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے سب سے زیادہ ناقابل برداشت یہ صورت حال تھی کہ آپ کے صحابہ پر عرصہ حیات تنگ ہو گیا تھا آپ نے ان سے کہا کہ تم لوگ اگر حبشہ چلے جاؤ تو بہتر ہے۔

ثاد بھا مذکاً لایظلم عندہ احد۔

کہ وہاں کا بادشاہ گو عیسائی ہے مگر کسی پر ظلم ہونے نہیں دیتا۔ کچھ صحابہ چلے گئے مگر مکہ کی حالت نہ بدلی۔ آخر مدینہ دار الہجرۃ قرار پایا پیغمبر رحمت صلے اللہ علیہ وسلم نے تمام صحابہ کو ایک ایک دو دو کر کے مدینہ بھجوا دیا۔ ایک آپ جو قریش کے مظالم کا سب سے بڑا نشانہ تھے مکہ میں باقی تھے، دوسرے ابوبکرؓ جو آپ کے یار غار تھے ساتھ تھے تیسرے حضرت علیؓ جو آپ کے عزیز ترین رشتہ دار تھے امانتوں کی ادائیگی کے لئے مکہ میں موجود تھے۔ گویا آپ نے مکہ کو مسلمانوں سے خالی کر دیا تھا

Stainley Lanepoole

ایک مستشرق اس حالت کی تشبیہ یوں لکھتا ہے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اسی طرح تنہا مکہ میں تھے۔

Like the captain of a sinking ship

جیسے غرق ہونے والے جہاز کا کپتان اس جہاز پر آخری فرد ہوتا ہے۔

حضرات! رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ عمل آپ کے یقین اور ایمان پر بھی درخشندہ دلیل ہے مگر اس سے آپ کی محبت صحابہ پر بھی پوری روشنی پڑتی ہے۔

یہی صحابہ کا گروہ جب غزوۂ بدر میں کفار کے لشکر کے سامنے صف آرا ہوا۔ اور گھمسان کی لڑائی شروع ہو رہی تھی تو ہمارے سید و مولیٰ صلے اللہ علیہ وسلم انتہائی کرب و بے چینی سے آستانہ الوہیت پر گر گئے اور کہا

اللّٰھم ان اھلکت ھذہ العصابۃ فلن تعبد فی الارض۔

اے میرے مالک! اگر آج یہ ننھی سی مومنوں کی جماعت ہلاک ہو گئی تو پھر تیری عبادت کون کرے گا۔

بھائیو! بات بڑھتی جا رہی ہے۔ حدیث لذیذ بود دراز تر گفتم مگر مجھے وقت کے مطابق اختصار کرنا ہے۔ بس ایک بات اور سنا کر ختم کروں گا۔ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کتنے پیار سے فرماتے ہیں:۔

لکل نبی دعوۃ مستجابۃ فتعجل کل نبی دعوتہ وانی اختبأت دعوتی شفاعۃ لامتی الی یوم القیامۃ فھی نائلۃ ان شاء اللہ من مات من امتی لا یشرک باللہ شیئاً۔ (البخاری و مسلم)

کہ ہر نبی کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک ایک دعا ضرور منظور کرنے کا فیصلہ فرمایا ہے باقی سب انبیاء اپنے اپنے حصہ کی وہ دعا دنیا میں مانگ چکے ہیں مگر میں نے وہ دعا اپنی امت کی شفاعت کے لئے چھپا کر رکھی ہوئی ہے۔ قیامت کے دن میری ساری امت کے وہ افراد جو شرک سے اجتناب اختیار کرنے والے ہوں گے اس دعا اور شفاعت سے انشاء اللہ ضرور حصہ پائیں گے۔

بھائیو! ذرا حبیب کبریا ہمارے محسن آقا صلے اللہ علیہ وسلم کے ان الفاظ پر تو غور کرو

وانی اختبأت دعوتی شفاعۃ لامتی۔

میں نے اپنی امت کی شفاعت کے لئے اس مخصوص دعا کو پوشیدہ کر رکھا ہے۔

یا رسول اللہ۔ آپ کی اس ادا پر ہم سب قربان ہیں جس طرح آپ نے ہم سے بے مثال محبت فرمائی ہے ہم بھی اپنی بساط کے مطابق آپ سے عشق رکھتے ہیں۔ آپ کے احسانات کا بدلہ دینے کا تو سوال ہی نہیں ہاں عشق کی ایک جھلک ہے اس لئے کاش آپ کا ارشاد المرء مع من احب کے نتیجہ میں ہمیں آپ کی کفش برداری نصیب ہو جائے۔

جانوروں پر شفقت

حضرات! قلب محمدی کی شفقت و محبت کا کچھ حال تو آپ سُن چکے ہیں اب جانوروں کے ساتھ آپ کی شفقت کے صدہا واقعات میں سے ایک واقعہ سُن لیں اور اسی پر بیان ختم ہو جائے۔ حضرت عامر الرامیؓ بیان کرتے ہیں:۔

بینا نحن عندہ یعنی عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ اقبل رجل علیہ کساء وفی یدہ شیء قد التف علیہ فقال یا رسول اللہ مررت بغیضۃ شجر فسمعت فیھا اصوات فراخ طائر فاخذتھن فوضعتھن فی کسائی فجاءت امھن فاستدارت علی رأسی فکشفت لھا عنھن فوقعت علیھن فلففتھن بکسائی فھن اولاء معی قال ضعھن فوضعتھن وابت امھن الا لزومھن فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أتعجبون لرحم ام الافراخ فراخھا فوالذی بعثنی بالحق للّٰہ ارحم بعبادہ من ام الافراخ بفراخھا ارجع بھن حتی تضعھن من حیث اخذتھن و امھن معھن فرجع بھن۔ (رواہ ابوداؤد مشکوٰۃ المصابیح ص۲۰۶)

کہ ایک دن ہم سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں ایک آدمی آیا جس کے ہاتھ میں کچھ چیز تھی جسے اس نے کمبل میں لپیٹ رکھا تھا حضور سے کہنے لگا یا رسول اللہ! میں نے درختوں کے جنگل میں سے گزرتے ہوئے ایک پرندے کے چھوٹے بچوں کی آوازیں سُنیں۔ میں نے انہیں پکڑ لیا اور کمبل میں لپیٹ لیا۔ ان کی ماں آگئی وہ میرے سر پر منڈلانے لگی۔ میں نے ان بچوں کو کھول کر رکھا تو ان کی ماں ان پر آکر بیٹھ گئی میں نے اسے بھی بچوں کے ساتھ کمبل میں لپیٹ لیا یہ سب میرے پاس ہیں حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہیں کھول کر رکھو۔ میں نے ایسا ہی کیا مگر ان ننھے بچوں کی ماں ان سے الگ نہ ہوئی۔ وہیں بیٹھی رہی۔ نبی رحمت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں ان ننھے بچوں کی ماں کے اس پیار پر تعجب آتا ہے جو وہ اپنے بچوں سے کرتی ہے (کیونکہ وہ خود بھی ان کی خاطر پکڑی جا رہی تھی) مجھے اس ذات کی قسم ہے جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ یقیناً اس سے بدرجہا زیادہ اپنے بندوں پر رحم کرنیوالا ہے جتنا رحم ان ننھے بچوں کی ماں کو ان پر آتا ہے۔

اس ارشاد پُر رحمت کے بعد آپ نے اس شخص سے فرمایا کہ ان بچوں کو ان کی ماں سمیت اسی جگہ پہنچا دو جہاں سے انہیں لائے ہو اس شخص نے تعمیل ارشاد کی۔

ذات احد کا مظہر اتم

حضرات! یہ وہ قلب محمدی ہے اور یہ اس کی بے پایاں شفقت و رحمت کا ایک نمونہ ہے۔ یہ آپ کی سیرت کا ایک پہلو ہے۔

میں نے وقت کے مناسب سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے دونوں پہلو اجمالاً ذکر کر دئے ہیں حقیقت یہ ہے کہ یہ سمندر میں سے قطرہ کا عشر عشیر بھی نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ آپ صلے اللہ علیہ وسلم پر خدائے رب العالمین کی وہ کامل تجلی ہوئی جس نے آپ کو ذات احد کا مظہر اتم بنا دیا اور آپ کی سیرت سب سیرتوں سے مجموعی طور پر بھی روشن تر ہو گئی اور آئندہ کے لئے ہر انسانی سیرت کے لئے چشمۂ فیض اور منبع خیر بن گئی اسی لئے خدا وند عزوجل نے فرمایا:

لقد کان لکم فی رسول اللّٰہ اسوۃ حسنۃ لمن کان یرجوا اللّٰہ والیوم الآخر۔

کہ اب تمام لوگ جو خدا سے ملنے کے امیدوار ہیں ان کا فرض ہے کہ سیرت محمدی کی پیروی کریں اور آپ کے اسوہ کو اختیار کریں۔

کل برکۃ من محمد صلے اللہ علیہ وسلم فتبارک من علّم وتعلّم

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو بھائیوں کو بھی اور بہنوں کو بھی رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کی پیروی کی کامل توفیق بخشے۔

اللّٰھم آمین یا رب العالمین

اعلان نکاح

میرے بیٹے شیخ عبد الماجد ایم اے بی ایڈ لیکچرار گورنمنٹ کالج جیکب آباد کا نکاح عزیزی انیسہ تنویر بنت حضرت صوفی علی محمد صاحب مرحوم کے ساتھ بعوض چار ہزار روپیہ مہر طے پایا ہے جلسہ سالانہ پر مورخہ ۲۸ دسمبر کو محترم مولانا شمس صاحب نے اس کا اعلان فرمایا۔

تمام احمدی بہن بھائی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

(اہلیہ شیخ عبد الواحد صاحب مرحوم دھرم پورہ - لاہور)

۲- مورخہ ۲۸ نومبر ۱۹۶۴ء بروز ہفتہ خاکسار کے بڑے بھائی ماسٹر غلام رسول صاحب مرحوم کے بڑے لڑکے عزیز منصور احمد صاحب طاہر کا نکاح ہمراہ عزیزہ حبیبہ شمس صاحبہ بنت حافظ مبین الحق صاحب شمس ہیڈ اسسٹنٹ بعوض مبلغ ایک ہزار روپیہ مہر پر مکرم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے مسجد نور راولپنڈی میں پڑھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں اور نیز احمدیت کے لئے بابرکت فرمائے۔ آمین ثم آمین

خاکسار ناصر احمد
ریجنل سرکل آفس۔ پاک پی ڈبلیو ڈی
پام لائینز۔ راولپنڈی

جماعتِ احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۶۴ء کی مختصر روئداد

۲۶ دسمبر ۱۹۶۴ء کا دوسرا اجلاس

جماعتِ احمدیہ پاکستان کے ۷۳ ویں جلسہ سالانہ کے پہلے روز یعنی مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۶۴ء کا دوسرا اجلاس ظہر اور عصر کی نمازوں کے بعد (جو جمع کر کے جلسہ گاہ میں باجماعت ادا کی گئیں) دو بجے بعد دوپہر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی صدارت میں شروع ہوا۔ کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا جو مکرم مولوی محمد صدیق صاحب مربی سلسلہ مقیم منٹگمری نے کی۔ بعدہٗ مکرم محمد احمد صاحب انور حیدرآبادی نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظم ؎

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

خوش الحانی سے پڑھی۔

حضرت مسیح موعودؑ کیسی جماعت پیدا کرنا چاہتے تھے

سب سے پہلے محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ امیر علاقائی نے اس موضوع پر تقریر فرمائی کہ "حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کیسی جماعت پیدا کرنا چاہتے تھے"۔

آپ نے واضح فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے چودہ سو سال پہلے دنیا میں مبعوث ہو کر اسلام پھیلانے اور اُسے دنیا میں سربلند کرنے کے لئے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ایسے باعمل اور فدا کار مسلمانوں کی جماعت بنائی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد بھی یہی تھا کہ آپ اس آخری زمانہ میں ویسی ہی جماعت دنیا میں پھر قائم کر دکھائیں تا صدیوں کے زوال اور پسپائی کے بعد اسلام دوبارہ زندہ ہو کر اس جماعت میں شامل ہونے والوں کے نیک نمونے اور ان کی مجاہدانہ کوششوں کے ذریعہ پھر دنیا میں ترقی کرے اور آگے ہی آگے پھیلتا اور ترقی کرتا چلا جائے۔ یہاں تک کہ ساری دنیا پر غالب آجائے۔

یہ امر واضح کرنے کے بعد آپ نے سورۃ الفتح کی آخری آیات کی تفسیر بیان کر کے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ کے اوصاف پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور پھر اس کے بالمقابل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اُردو اور عربی تحریرات پیش کر کے واضح فرمایا کہ حضورؑ بھی اپنے اصحاب کو بعینہٖ اسی رنگ میں رنگین کرنا چاہتے تھے جو آپ کے آقا و مطاع حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کا طرّۂ امتیاز تھا۔ اس طرح آپ نے احباب کو بھی عظیم الشان اوصاف اپنے اندر پیدا کر کے خدمتِ اسلام کا فریضہ پوری محنت اور جانفشانی سے ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ (آپ کی تقریر کا مکمل متن کسی آئندہ اشاعت میں ہدیۂ قارئین کیا جائے گا)۔

وفاتِ مسیح ناصری علیہ السلام

بعدہٗ محترم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی نے "وفاتِ مسیح ناصری علیہ السلام" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے تقریر کے آغاز میں یہ واضح کرنے کے بعد کہ ابتداءً عیسائیوں میں حیاتِ مسیحؑ کا عقیدہ کیسے رائج ہوا۔ زمانۂ حال کے متعدد ایسے انکشافات (مثلاً وادیٔ قمران کے صحائف، اسکندریہ کی اناجیل وغیرہ جو حال ہی میں دریافت ہوئی ہیں) کا ذکر کیا جن سے یہ امر بالبداہت ثابت ہو جاتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے وہ زندہ حالت میں صلیب سے اتارے گئے اور پھر وہ وہاں سے ہجرت کر کے کشمیر کے علاقے میں آئے اور یہاں بنی اسرائیل کے گمشدہ قبائل تک پیغامِ حق پہنچانے کے بعد طبعی موت سے انہوں نے وفات پائی اور سری نگر کے محلہ خانیار میں مدفون ہوئے۔ اس کے ثبوت میں آپ نے بھوشیہ مہا پران۔ پنڈت جواہر لال نہرو کی کتاب GLIMPSES OF WORLD HISTORY اور مغربی مصنفین کی متعدد کتابوں کے حوالے پڑھ کر سنائے۔

یہ جدید انکشافات بیان کرنے کے بعد آپ نے کہا۔ ہر چند کہ تاریخی آثار و شواہد کی رُو سے حیاتِ مسیحؑ کا عقیدہ یکسر باطل ثابت ہو چکا ہے پھر بھی چرچ جو آئے دن اپنی قدیم روایات اور عقائد کو خیرباد کہتا چلا جا رہا ہے۔ تاحال اس عقیدہ کو ترک کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ ان حالات میں ہمارا اولین فرض ہے کہ ہم وفاتِ مسیح کے اسلامی عقیدے کو زیادہ سے زیادہ دنیا میں پھیلائیں اور اس طرح کاسرِ صلیب کے مددگاروں میں شامل ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حیاتِ مسیح کا بطلان ثابت کرنے کے لئے ایسے زبردست دلائل سے ہمیں مسلّح کر دیا ہے کہ جن سے عاجز آ کر وہ مسلمان بھی جو پہلے حیاتِ مسیح کے قائل تھے اب مسیح علیہ السلام کو وفات یافتہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو چکے ہیں چنانچہ جامعہ ازہر کا فتویٰ اس پر شاہد ناطق ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم ان دلائل کو مغرب کی عیسائی دنیا کے سامنے بڑی شدّ و مد کے ساتھ پیش کر کے چرچ کو بھی حیاتِ مسیح کے عقیدہ سے دستکش ہونے پر مجبور کر دیں تا کسرِ صلیب کی وہ مہم جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چلایا ہے اور جو اوّل دن سے ہی کامیابی سے ہمکنار ہوتی چلی آ رہی ہے جلد پایۂ تکمیل کو پہنچے اور دنیا میں اسلام کے غالب آنے سے جلد عیسائیت کا خاتمہ ہو۔ وفاتِ مسیح کے نئے شواہد کو زیادہ سے زیادہ دنیا کے سامنے پیش کرنا اور انہیں پھیلانا وقت کی ایک اہم ضرورت ہے۔

نجات (عیسائیت اور اسلام کی رُو سے)

آخر میں محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری نے "نجات" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے واضح فرمایا اسلام نجات کو کافی قرار نہیں دیتا۔ کیونکہ نجات کے معنی ہیں گناہوں سے بچنا۔ یہ ایک منفی خوبی ہے۔ اسلام انسان کو نجات سے آگے لے جا کر اسے "فلاح" کا وارث بنانا چاہتا ہے اور فلاح یہ ہے کہ انسان گناہوں سے بچنے کے بعد نیکیوں میں اس حد تک ترقی کرے کہ اس کی ہر حرکت و سکون خدا تعالیٰ کی مرضی کے تابع ہو جائے اور رضائے الٰہی کا تمغہ اسے مل جائے۔ پھر اسلام نے فلاح کو انسان کا منتہائے مقصود ہی قرار نہیں دیا ہے بلکہ وہ ذرائع بھی بتائے ہیں جنہیں اختیار کر کے انسان فلاح پا کر عند اللہ فائز المرام ٹھہر سکتا ہے اور وہ ذرائع ہیں استغفار، توبہ اور نیکیوں میں ترقی کی کوشش۔

حصولِ فلاح کے ان ذرائع پر قرآن مجید اور احادیثِ نبوی کی رُو سے روشنی ڈالنے اور ان کی انقلاب انگیز تاثیرات واضح کرنے کے بعد آپ نے عیسائیوں کے پیش کردہ نظریہ "نجات" پر روشنی ڈالی اور واضح فرمایا کہ عیسائیوں کا پیش کردہ نظریہ نجات اس قدر بھیانک ہے کہ اس کے تصور سے روح پر لرزہ طاری ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ اس نظریہ کی بنیاد اس باطل عقیدہ پر ہے کہ آدم کے گناہ کی وجہ سے پوری نسل انسانی موروثی گناہ کی وجہ سے گناہگار چلی آ رہی تھی اور نجات سے محروم تھی۔ خدا نے اپنے بیٹے یعنی مسیح کو الٰہ مجسم کے طور پر دنیا میں بھیجا اور اُس نے صلیب پر جان دے کر اور اس طرح خود بائیبل کی رد سے لعنتی موت مر کر نسل انسانی کی طرف سے گناہ کا کفارہ ادا کر دیا۔ اور نسلِ انسانی کو شریعت کی پابندی سے چھڑا دیا۔ اب جو بھی مسیح کے اس کفارہ پر ایمان لائے گا وہ نجات حاصل کر لے گا ورنہ نہیں۔ آپ نے نہایت ٹھوس عقلی اور نقلی دلائل کے ذریعہ اس نظریہ کا باطل اور سراسر نامعقول ہونا ثابت کیا اور اس امر کو بھی واضح فرمایا کہ یہ نظریہ دنیائے عیسائیت میں گناہوں اور فسق و فجور کو فروغ دینے کا موجب بنا ہوا ہے گناہوں سے نجات دلانا تو درکنار اس کی وجہ سے دنیائے عیسائیت دن بدن اور زیادہ گناہوں میں ملوث ہوتی چلی جا رہی ہے جب مسیح نے لعنتی موت مر کر گناہوں کا کفارہ ادا کر دیا اور شریعت کی پابندی سے آزاد کرا دیا تو پھر گناہوں سے بچنے اور نیک اعمال بجا لانے کی حاجت ہی کیا رہی۔ اس باطل عقیدہ کی وجہ سے امریکہ میں گناہوں اور فسق و فجور کی کثرت جس انتہا کو پہنچ چکی ہے اس کا اندازہ امریکہ کے مشہور عیسائی مناد ڈاکٹر بلی گراہم کی بیوی کے اس فقرہ سے لگایا جا سکتا ہے کہ اگر خدا نے اہل امریکہ سے ان کے گناہوں کی بازپرس نہ کی تو پھر اسے سدوم اور عمورہ کی بستیوں سے جنہیں اس نے لوط کے زمانہ میں بداعمالیوں کی وجہ سے تباہ و برباد کر دیا تھا معذرت کرنا پڑے گی۔

آپ کی تقریر دلائل کی قوت زورِ بیان اور قیمتی مواد کے اعتبار سے بہت پُرمغز اور پُراثر تھی اور بہت دلچسپی کے ساتھ سنی گئی۔ اس تقریر کے بعد ۲۶ دسمبر کا دوسرا اجلاس ساڑھے چار بجے سہ پہر اختتام پذیر ہوا۔

درخواستِ دُعا

عزیزہ منور بنت خواجہ عبدالرحمٰن صاحب رحمان پنساری سٹور گوجر خاں ضلع راولپنڈی جو فورتھ ایئر کی طالبہ ہیں مسجد احمدیہ زیورک (سوئیٹزرلینڈ) کی تعمیر کے لئے دفتر ہذا کو مبلغ ۳۰۰/- روپیہ کا وعدہ ارسال کرتے ہوئے ملتجی ہیں کہ احباب کرام دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ موصوفہ کو اپنے فضل و کرم سے امتحان میں شاندار کامیابی عطا فرما کر احمدیت کی سچی خادمہ بنائے۔ آمین

(وکیل المال تحریکِ جدید ربوہ)

چندہ وقفِ جدید سالِ ہشتم کا آغاز

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے یکم جنوری ۱۹۶۵ء سے وقفِ جدید کے آٹھویں سال کا آغاز ہو چکا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کا نئے سال کا پیغام مورخہ ۲۸/۱۲/۶۴ کو مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھ کر سنا دیا تھا۔ اس وقت تک جو وعدے دفتر میں ریکارڈ کئے گئے ہیں وہ ذیل میں درج ہیں۔ آپ بھی جس قدر جلد ممکن ہو سکے اپنا وعدہ بھجوا دیں۔ امراء کرام و پریذیڈنٹ صاحبان اپنی جماعتوں کی فہرستیں جلد مکمل فرما کر دفتر میں ارسال فرما دیں۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

نام	روپے
صاحبزادہ میرزا منور احمد صاحب	۱۰۸-۰۰
صاحبزادہ میرزا طاہر احمد صاحب	۱۰۰-۵۰ "
سید داؤد مظفر شاہ صاحب	۱۰۰-۰۰ "
میجر منظور الحسن صاحب گجرات	۱۰۰۰-۰۰ "
اکبر علی صاحب چک ۹۱ محمود آباد ملتان	۱۰۰۰-۰۰ "
خدام الاحمدیہ رسول	۱۰۰-۰۰ "
چوہدری فتح محمد صاحب دلاور چیمہ	۱۰۰۰-۰۰ "
محمود احمد صاحب ولد میاں خان صاحب دلاور چیمہ	۱۰۰-۰۰ "
چوہدری اکبر علی صاحب دلاور چیمہ	۱۰۰-۰۰ "
میاں برکت علی صاحب وزیر آباد	۱۰۰-۰۰ "
میاں غلام احمد صاحب "	۱۰۰-۰۰ "
میاں اکبر علی صاحب "	۱۰۰-۰۰ "
میاں محمد خان صاحب "	۱۰۰-۰۰ "
ماسٹر عنایت اللہ صاحب "	۱۰۰-۰۰ "
ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب "	۱۰۰-۰۰ "
میاں محمد شریف صاحب گوجرانوالہ	۱۰۰-۰۰ "
خواجہ محمد شریف صاحب "	۱۰۰-۰۰ "
میر محمد اسلم صاحب "	۱۰۰-۰۰ "
ماسٹر محمد شفیع محمد انس صاحب "	۱۰۰-۰۰ "
چوہدری منظور حسین صاحب "	۵۰-۰۰ "
" محمد مالک صاحب گکھڑ منڈی "	۱۰۰-۰۰ "
ناصر احمد صاحب جنبہ بھلی کھر "	۱۰۰-۰۰ "
نوابزادہ محمد امین خان صاحب بنوں	۱۰۰-۰۰ "
چوہدری غلام قادر صاحب امیر جماعت اوکاڑہ	۱۰۰-۰۰ "
چک نمبر ۹۹ ضلع ملتان	۱۰۲-۰۰ "
قلعہ صوبا سنگھ سیالکوٹ	۲۰۸-۵۰ "
فاضل پور بازار نوکھلی	۲۴-۷۵ "
سنجر چانگ ضلع حیدر آباد	۴۷-۰۰ "
نصرت آباد اسٹیٹ	۲۲۰-۰۰ "
دار الذکر گڑھی شاہو لاہور	۱۵۲-۹۸ "
چوہدری محمد نواز صاحب مسلم آباد لاہور	۱۰۰-۰۰ "
" غلام رسول صاحب مغلپورہ	۱۰۰-۰۰ "
" عبد الحلیم صاحب "	۱۰۰-۰۰ "
بھاٹی گیٹ بذریعہ محمد صدیق صاحب شاکر	۵۰۰-۰۰ "
دار الرحمت غربی ربوہ	۶۲۰-۰۰ "
میاں خوشی محمد صاحب باڈی گارڈ	۶-۵۰ "
حلقہ محمد نگر لاہور	۱۳۸۹-۲۰ "
جماعت بھلو پور سیالکوٹ	۴۳-۰۰ "
ملک منور احمد صاحب دار الصدر شرقی	۴-۰۰ "

نام	روپے
نعیم الرحمن صاحب سوئی عاقل سکھر	۶-۵۰
ڈاکٹر محمد یعقوب صاحب گکھڑ	۶-۶۰ "
ایس اے نسیم صاحب گوجرانوالہ	۶-۰۰ "
سلانوالی سرگودھا	۲۹-۰۰ "
۱۳۳ شمالی "	۲۴-۰۰ "
بھیرہ "	۱۴۰-۴۵ "
۱۶۸ "	۱۵۲-۹۸ "
شہبازپورہ - لائل پور	۱۸-۰۰ "
میاں عطاء اللہ صاحب شہباز پور	۶-۰۰ "
صوبیدار مختار محمود صاحب راولپنڈی	۲۳-۰۰ "
ڈاکٹر عبد القدوس صاحب نواب شاہ	۲۰-۰۰ "
الحاج بابو محمد فاضل صاحب دار الرحمت غربی	۴۷-۰۰ "
محمد نصیب صاحب عارف حویلیاں	۲۴-۰۰ "
جماعت دلاور چیمہ	۱۸-۰۰ "
کرنل عطاء اللہ صاحب اوکاڑہ	۱۰۰-۰۰ "
میاں عبد السمیع صاحب نون سرگودھا	۱۰۰-۰۰ "
سید مبارک احمد صاحب ہاشمی گلگت	۱۰۰۰-۰۰ "
ملک مبارک علی افتخار علی صاحبان لائلپور	۱۰۰۰-۰۰ "
ارشد اللہ صاحب فورٹ سنڈیمن	۱۰۰-۰۰ "
صوفی محمد رفیع صاحب سکھر	۱۰۰-۰۰ "
جناب علی انور صاحب ایڈووکیٹ جیکب آباد	۲۰۰-۰۰ "
چوہدری شریف احمد صاحب کرونڈی	۴۹-۵۰ "
محمد اسمٰعیل صاحب ۳۱۰ ملتان	۲۲-۰۰ "
محمد صابر صاحب "	۱۱-۰۰ "
میرزا بلشتر احمد صاحب ربوہ	۱۱-۰۰ "
میاں غلام محمد صاحب اختر ربوہ	۱۰۰-۰۰ "
میاں غلام رسول صاحب مماعلہ ضلع گجرات	۸-۲۵ "
شریف احمد صاحب "	۱۳-۷۵ "
اللہ داد صاحب "	۶-۵۰ "
محمد شریف صاحب انسپکٹر بیت المال	۷-۰۰ "
خواجہ عبد العزیز صاحب ڈار	۴۰-۰۰ "
چوہدری عبد الحلیم صاحب انسپکٹر مال	۹-۵۰ "
" رشید احمد صاحب تریڑی / احمدیہ ہوسٹل گلبرگ لاہور	۱۰-۰۰ "
گیانی عباد اللہ صاحب اخبار الفضل	۶-۵۰ "

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کی قربانیوں کو قبول فرمائے۔ اور اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین

(ناظم مال وقف جدید)

"ایک غلطی کا ازالہ" کا سندھی ایڈیشن اور اس کی مفت اشاعت

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب "ایک غلطی کا ازالہ" کا سندھی ایڈیشن شائع کیا گیا ہے۔ یہ کتاب مکرم ناظر صاحب اصلاح و ارشاد کی ہدایت کے ماتحت دس ہزار (۱۰۰۰۰) کی تعداد میں شائع کی گئی ہے۔

اس کتاب کا موضوع نہایت اہم ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس میں ختم نبوت کی نہایت پُر معارف تشریح بیان فرمائی ہے۔ جس سے ایک طرف غیر مبایعین کے خیالات کا قلع قمع ہو جاتا ہے اور دوسری طرف غیر از جماعت افراد پر ختم نبوت کی حقیقت نہایت دلکش انداز میں واضح ہو جاتی ہے۔

حاشیہ میں حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وہ کشف بھی شائع کیا گیا ہے جو آپ ؑ نے براہین احمدیہ میں درج فرمایا ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ کتاب کی اشاعت کا تمام خرچ مکرم حاجی عبد الرحمن صاحب رئیس باندھی نے اپنے ذمہ لیا ہے۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

احباب مکرم حاجی عبد الرحمن صاحب سے باندھی ضلع نواب شاہ کے پتہ سے اور خاکسار سے مندرجہ ذیل پتہ سے کتاب طلب فرمائیں۔ کتاب کی اشاعت مفت ہو گی صرف ڈاک خرچ کی ضرورت ہو گی۔

(خاکسار غلام احمد فرخ مکان نمبر ۱۶۲/ای یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد۔ حیدر آباد)

احمدی عازمین حج توجہ فرمائیں

میں اور میری اہلیہ حاجیوں کے سب سے پہلے جہاز (جو کراچی سے ۲۲ جنوری کو عازم جدہ ہو گا) حج بیت اللہ کے لئے جا رہے ہیں۔ جو احمدی احباب اسی جہاز پر حج کے لئے جا رہے ہوں مہربانی فرما کر وہ فوراً مجھے اطلاع دیں۔

(غلام محمد صدر جماعت احمدیہ شاہدرہ مکان نمبر ۲ گلی نمبر ۳ گلی مراخان شاہدرہ ٹاؤن متصل لاہور)

جناب چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ کی وفات پر

تعزیتی قرارداد

ہم جملہ ممبران مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ سیالکوٹ مکرم و محترم جناب چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ ایڈووکیٹ ممبر نگران بورڈ انجمن احمدیہ ربوہ، نائب امیر و جنرل سیکرٹری جماعتہائے احمدیہ سیالکوٹ اور منیجر احمدیہ گرلز ہائی سکول سیالکوٹ کی دلدوز وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔

مرحوم ایک با اخلاص اور باخدا انسان تھے۔ وہ ایک مخلص جماعتی کارکن، سلسلہ کا خاص درد رکھنے والے اور ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے مخلص بزرگ تھے۔ آپ کی وفات سے جماعت و قوم کو ایک ناقابلِ تلافی نقصان ہوا ہے۔

اس صدمہ عظیمہ پر ہم ان کے عزیز و اقارب و دیگر ممبرانِ نگران بورڈ سے پُر خلوص ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے خدائے عظیم و ذوالجلال کی بارگاہ ایزدی میں دست بدعا ہیں کہ رحیم و کریم خدا انہیں اپنی رحمت کی چادر میں ڈھانپ لے اور جنت الفردوس میں جگہ دے۔ اور دیگر پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین اللھم آمین

(جملہ ممبران مجلس عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ سیالکوٹ)

درخواستِ دعا: محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم شیخ عبد الواحد صاحب تحریر فرماتی ہیں کہ:
عزیزم شیخ عبد الرشید بی ایس سی اسسٹنٹ انجینئر وائرلیس مزید تربیتی کے لئے یورپ جا رہا ہے۔ بزرگانِ سلسلہ و احباب جماعت اس کی کامیابی اور بخیر و عافیت واپسی۔ نیز دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے دعا فرمائیں۔

نیز میرے بیٹے عزیزم شیخ عبد الشکور کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ایم۔ ایس۔ سی (جیالوجی) میں اعلیٰ کامیابی عطا کی ہے۔ اسی طرح میرے بیٹے عزیزم شیخ عبد الماجد کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ایم اے حسل ہسٹری میں سندھ یونیورسٹی میں دوسری پوزیشن عطا فرمائی درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی دینی و دنیاوی ترقیات کا موجب بنائے۔

محترمہ اہلیہ صاحبہ شیخ عبد الواحد صاحب نے اس خوشی میں مبلغ دس روپے بیرونی ممالک کے مساجد فنڈ میں ارسال فرمائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے۔ (وکیل المال)

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز و صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاری ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مثل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا ہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔

وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ کرلیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مثل ۱۷۵۸۲

میں محمد اکرم خان ولد چوہدری فیض عالم جنگوی صاحب قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر ۱۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۴/۵۶ جیکب لائنز ڈاک خانہ کراچی ۳ ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۱۲/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے میں تعلیم حاصل کرتا ہوں اور مجھے اپنے والد صاحب کی طرف سے مبلغ پانچ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ العبد محمد اکرم خان
گواہ شد محمود احمد مبشر ناظم تحریک جدید وقف جدید مجلس خدام الاحمدیہ کراچی۔ گواہ شد (۲) شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا کراچی۔

مثل ۱۷۵۸۳

مبارک احمد اصغر ولد چوہدری عبدالرحیم خان صاحب کاٹھ گڑھی قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ دارالصدر شرقی ربوہ ڈاک خانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ -/۹۰ روپے ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر سے ہی منظور کی جائے۔
العبد مبارک احمد اصغر محلہ دارالصدر شرقی ۱/۱/۶۴
گواہ شد ۱ عبدالرحیم کاٹھ گڑھی نائب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ
گواہ شد ۲ فضل احمد نائب ناظر تعلیم ربوہ ۱/۱/۶۴۔

مثل ۱۷۵۸۴

میں محمد لوٹا ولد رحیم بخش قوم راجپوت پیشہ خانہ نشین عمر ۷۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۹ء ساکن محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ ڈاک خانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ موجود نہیں اور اس وقت میرا گزارہ بچہ کی آمد پر ہے جو مجھے کھانا بھی دیتا ہے اگر بوقت وفات میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو تو صدر انجمن احمدیہ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک ہوگی اس وقت میرے پاس مبلغ یک صد روپیہ نقد موجود ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں العبد نشان انگوٹھا محمد لوٹا۔
گواہ شد جلال الدین ولد عبدالستار کشمیری مرحوم محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ ۹/۱/۶۴۔ گواہ شد مستری محمد اسماعیل ولد محمد عبداللہ محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ ۹/۱/۶۴۔

مثل ۱۷۵۸۵

میں محمدی بی بی زوجہ محمد لوٹا قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۴ء ساکن محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ ڈاک خانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں اسوقت میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ موجود نہیں اور اس وقت میرا گزارہ بچہ کی آمد پر ہے جو مجھے کھانے کے لئے کفالت کرتا ہے اگر بوقت وفات میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو تو صدر انجمن احمدیہ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وارث ہوگی اس وقت میرے مہر کی رقم مبلغ یکصد روپیہ میرے خاوند سے مجھے قابل وصولی ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ الامۃ نشان انگوٹھا محمدی بی بی ۹/۱/۶۴ گواہ شد ۱ نشان انگوٹھا محمد لوٹا خاوند موصیہ۔
گواہ شد ۲ جلال الدین ولد عبدالستار کشمیری مرحوم محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ ۹/۱/۶۴

مثل ۱۷۵۸۶

میں محمد شفیع ولد میاں عبدالحکیم صاحب قوم رائی پیشہ طبابت عمر ۶۵/۶۶ سال تاریخ بیعت ۳۲-۱۹۳۱ء مارچ اپریل ساکن گولبازار ربوہ ڈاک خانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد کوئی نہیں نہ بصورت اراضی اور نہ بصورت مکان وغیرہ۔ میرا گزارہ یونانی حکمت پر ہے جس کی آمد غیر معین ہے تاہم فی الوقت اوسط آمد یکصد روپیہ ماہوار ہے میں ماہوار آمد کے جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور میری یہ وصیت اسی ماہ سے جاری ہوگی۔ اس کے بعد اگر کوئی جائیداد پیدا کروں یا میری وفات کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد حکیم محمد شفیع ناصر دوا خانہ گولبازار ربوہ ۱۲/۱/۶۴
گواہ شد ۱ محمد رفیع ناصر گولبازار ربوہ ضلع جھنگ۔ ۱۲/۱/۶۴
گواہ شد ۲ حکیم شیخ خورشید احمد گولبازار ربوہ۔

مثل ۱۷۵۸۷

میں رحیم بخش ولد نھتے خان قوم کاہلوں پیشہ ملازمت عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت سن ۱۹۳۰ء ساکن محلہ دارالصدر غربی ربوہ ڈاک خانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ -/۳۰ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری وصیت آج ہی سے منظور فرمائی جائے۔ العبد رحیم بخش ولد نھتے خان ملازم مہمان خانہ ربوہ ۴/۱/۶۴۔ گواہ شد محمد اسماعیل اسلم صدر محلہ دارالیمن ربوہ ۴/۱/۶۴ گواہ شد ۲ رحمت علی سیکرٹری اصلاح و ارشاد محلہ دارالیمن ربوہ ۴/۱/۶۴۔

مثل ۱۷۵۸۸

میں عزیز الرحمٰن خالد ولد خوشی محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ تعلیم عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاک خانہ خاص ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۹/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے مجھے جامعہ سے بطور وظیفہ کچھ رقم ملتی ہے جس میں سے بطور جیب خرچ مجھے -/۱۰ روپے ملتے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار رقم کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری وصیت ۶۴ء سے منظور فرمائی جائے العبد عزیز الرحمٰن خالد متعلم جامعہ احمدیہ ابن خوشی محمد صاحب کارکن وکیل المال تحریک جدید ربوہ ۲۹/۹/۶۴ گواہ شد میر معین الدین پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ
گواہ شد سید مبارک احمد اسسٹنٹ سیکرٹری وصایا ربوہ ۲۹/۹/۶۴۔

مثل ۱۷۵۸۹

میں کشور سلطانہ بنت رانا عبدالمجید خان صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چک ۶۸ ج ب ڈاک خانہ خاص ضلع لائل پور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد حسب ذیل ہے پانچ صد روپیہ نقد میرے پاس ہے اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد اور زیورات نہیں اور نہ ہی کوئی آمدن ہے اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا میری کوئی آمدنی ہوئی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لہٰذا میں اپنے نقد روپیہ کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر جائیداد علاوہ مذکورہ بالا ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جاوے گی۔ الامۃ کشور سلطانہ۔
گواہ شد ۱ محمد شریف خان ولد چوہدری رحمت اللہ خان چک نمبر ۶۸ ج ب ضلع لائل پور۔ گواہ شد ۲ رحمت خان ولد چوہدری حاکم علی خان پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۶۸ ج ب لائل پور

مثل ۱۷۵۹۰

میں عزیز احمد ولد چوہدری احمد خان قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۳۴½ سال (ساڑھے چونتیس سال) تاریخ بیعت پیدائشی ساکن دھیر کے کلاں ڈاک خانہ خاص ضلع گجرات صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری ماہوار تنخواہ -/۱۲۵ روپے ہے میرے والدین زندہ ہیں اس لئے کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد میرے نام نہیں ہے لہٰذا اپنی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں نیز اس کے علاوہ جو بھی جائیداد آئندہ پیدا کروں اس کی اطلاع بھی مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی العبد۔ عزیز احمد ٹیچر حال گورنمنٹ ہائی سکول باغبانپورہ لاہور شہر۔ گواہ شد ۱ شیخ احمد علی سیکرٹری اصلاح و ارشاد حلقہ دارالذکر لاہور۔ گواہ شد ۲ شیخ عبدالحق صدر حلقہ دارالذکر لاہور۔

مثل ۱۷۵۹۱

میں سلامت بی بی زوجہ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۸ء ساکن ننکانہ صاحب ڈاک خانہ خاص ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد اس وقت میرا حق مہر مبلغ -/۸۰۰ روپے ہے جو بذمہ خاوند واجب الادا ہے میں اپنی مذکورہ جائیداد کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میرا ذریعہ آمد اس وقت کوئی نہیں ہے اگر کسی وقت کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ نشان انگوٹھا سلامت بی بی۔ گواہ شد ۱ بشارت احمد مبشر ولد فضل احمد صاحب مرحوم دارالرحمت وسطی ربوہ۔ گواہ شد ۲ عبدالستار دہلوی ولد مہر الدین صاحب کارکن بہشتی مقبرہ ربوہ ۱۴/۱/۶۴

مثل ۱۷۵۹۲

میں نذیرہ بیگم زوجہ مبارک احمد ظفر قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن زگڑھی ڈاک خانہ خاص ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۵/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں صرف حق مہر مبلغ -/۲۵۰ روپیہ ہے جو بذمہ خاوند ہے میں مہر کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں نیز اقرار کرتی ہوں کہ اگر کوئی جائیداد بنائی یا ملی تو اس کا ۱/۱۰ حصہ ادا کردوں گی اسی طرح اگر کوئی آمدن ہوئی تو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ کردوں گی اس وقت میری ماہوار آمد کوئی نہیں نیز میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی
الامۃ نشان انگوٹھا نذیرہ بیگم زوجہ مبارک احمد ظفر
گواہ شد ۱ مبارک احمد ظفر خاوند موصیہ زگڑھی ضلع گوجرانوالہ
گواہ شد ۲ چوہدری قاسم علی سیکرٹری وصایا موضع زگڑھی ضلع گوجرانوالہ ۵/۵/۶۴

نوٹ:۔ میں تصدیق کرتا ہوں کہ واقعی مبلغ -/۲۵۰ روپے حق مہر میرے ذمہ واجب الادا ہے اور اس کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرنے کا ذمہ دار ہوں
العبد مبارک احمد ظفر خاوند موصیہ
گواہ شد ۱ محمد افضل ہیلتھ سپروائزر زگڑھی ضلع گوجرانوالہ
گواہ شد ۲ مبارک احمد کھوکھر زگڑھی ضلع گوجرانوالہ

آج کا یہ مبارک موقع ہمارے دوامی اتحاد کا آئینہ دار ہونا چاہیئے

میں اس مبارک موقع پر اللہ تعالیٰ کے حضور میں سربسجود ہوں،

صدارتی انتخاب میں کامیابی کے بعد فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں کی نشری تقریر

راولپنڈی ۴ جنوری۔ صدر ایوب نے مورخہ ۲ جنوری کی رات کو ایک نشری تقریر میں کہا "الیکشن کمیشن نے صدارتی انتخاب کے نتائج کے بارے میں اعلان کر دیا ہے دوسری میعاد کے لئے بھاری اکثریت سے مجھے صدر منتخب کر کے قوم نے میری پالیسیوں اور پروگرام کی تائید کر دی ہے اور مجھ پر پورے اعتماد کا اظہار کر دیا ہے یہ انتخابات معمولی قسم کے انتخابات نہیں تھے یہ ہماری تاریخ کا ایک مثالی واقعہ ہیں اپنے ہمہ گیر اور آزادانہ منصفانہ ہونے کے لحاظ سے بھی یہ ایک مثالی حیثیت رکھتے ہیں ہماری قومی ترقی کی شاہراہ پر انہیں ہمیشہ ایک سنگ میل کی حیثیت حاصل رہے گی۔

عوام نے موجودہ صدر کے حق میں فیصلہ دے کر مجھے کلی اختیار دے دیا ہے کہ میں اپنی داخلی اور خارجی پالیسیوں پر عمل درآمد کروں جن کی عوام نے خود تائید کر دی ہے میرے لئے یہ احساس بڑی تقویت کا باعث ہے کہ ایک فلاحی مملکت کے قیام کی کوشش کرنے میں مجھے عوام کی تائید حاصل ہے میں اس مبارک موقع پر اللہ تعالیٰ کے حضور میں سربسجود ہوں۔ اور عوام نے مجھ پر جس اعتماد کا اظہار کیا ہے اس کے پیش نظر میں ملک کی ترقی کے لئے خود کو دوبارہ وقف کرتا ہوں پہلے عام انتخابات کے کامیاب اختتام پر خوشیاں منانے میں قوم کے ساتھ میں بھی شریک ہوں میری تجویز ہے کہ عوام کل عصر کے بعد شکر بجا لائیں اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اتحاد خوشحالی اور استحکام کی خاطر مزید کوشش کرنے کی ہدایت اور توفیق عطا فرمائے۔ میں غیر مسلموں سے بھی استدعا کرتا ہوں کہ کل بعد دوپہر وہ اپنی آسانی کے مطابق شکرانہ ادا کریں۔ میں ان لاکھوں افراد کا شکرگزار ہوں جنہوں نے میری حمایت کی اور مجھے ووٹ دیئے ہیں، میں ان لوگوں کا بھی شکرگزار ہوں جنہوں نے میرے لئے انتھک کام کیا۔ اور میرے لئے دعائیں مانگیں۔ میں ان لوگوں کا بھی شکرگزار ہوں جنہوں نے میری مخالفت کی کیونکہ اس طرح ان لوگوں نے جمہوریت کی سربلندی کے لئے کام کیا ہے جہاں تک محترمہ فاطمہ جناح کا تعلق ہے انھوں نے اپنی پسند کے مطابق انتخاب لڑا ہے مجھے ان سے کوئی ذاتی بغض نہیں میں ان کا بہی خواہ ہوں۔ میری دعا ہے کہ آج کا یہ مبارک موقع ہمارے دوامی اتحاد کا موقع ہونا چاہیئے، اللہ تعالیٰ اس کی تقدیس برقرار رکھے اور ہمیں ملک کی ترقی کے علاوہ عوام کی فلاح و بہبود کے لئے کام کرنے سے باز نہ رکھ سکے۔ عوام کی اس کامرانی کی خوشی میں ہمارے دلوں میں کسی قسم کا میل یا کسی کی طرف سے کوئی تلخی نہیں رہنی چاہیئے آئیے قوم کی فلاح و بہبود اور ملک کی ترقی کا فرض ادا کریں اور اپنے آپ کو پاکستان کی ترقی و خوشحالی کے لئے وقف کر دیں۔ ملک کی ترقی و خوشحالی کے لئے ہمارے سامنے بھاری کام ہے ہمیں عوام کی حالت بہتر بنانا ہے جگہ جگہ بیماری اور افلاس کو دور کرنا ہے اور دوسرے کئی سماجی مسائل کو حل کرنا ہے اس نیک مقصد کو حل کرنے کے لئے میں ہر طبقہ خیال کے لوگوں کی تائید و حمایت کی توقع رکھتا ہوں۔ اب ہمارا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ ہر فرد قوم کی تعمیر و ترقی میں لگ جائے اور انتخابات کے دوران جذبات میں جو شدت پیدا ہو گئی تھی اسے اب ختم ہو جانا چاہیئے اور ملک کی ترقی کے لئے ہم نے جو بصیرت حاصل کی تھی اس کی روشنی میں ہمیں آگے بڑھنا چاہیئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو موقع عطا کیا ہے اس سے پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ ہمیں اپنے نصب العین کو حاصل کرنے میں لگ جانا چاہیئے تاکہ اور ایسے سود مند ادارے قائم کئے جائیں جنہیں عوامی تائید حاصل ہو اور جن کے ذریعے وطن سے محبت کے جذبہ کو فروغ ملے گا۔

فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کے صدر منتخب ہونے پر اہل ربوہ کا اظہار تشکر

مسجد مبارک میں پاکستان کی ترقی و خوشحالی کے لئے اجتماعی دعا

ربوہ ۴ جنوری۔ مورخہ ۲ جنوری کی شام کو صدارتی انتخاب کے نتائج کا اعلان ہونے پر اہل ربوہ نے فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کی کامیابی کی خبر دلی مسرت کے ساتھ سنی اور انھوں نے پاکستان کے مضبوط سے مضبوط تر اور مستحکم سے مستحکم تر ہونے کے لئے دعائیں مانگیں۔

فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے پاکستان کا صدر منتخب ہونے پر مورخہ ۲ جنوری کی رات کو اپنی نشری تقریر میں اس پُرمسرت موقع کو شکرگزاری کا موقع قرار دیتے ہوئے قوم کے سامنے یہ تجویز رکھی تھی کہ پاکستان کے تمام مسلمان مل کر مورخہ ۳ جنوری بروز اتوار عصر کے وقت اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لائیں اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ پاکستان کو پہلے سے بڑھ کر استحکام اور ترقی و خوشحالی عطا کرے آپ نے غیر مسلم ہموطنوں سے بھی درخواست کی تھی کہ وہ بھی کوئی وقت مقرر کر کے اپنے اپنے طریق کے مطابق اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں اور پاکستان کے استحکام اور ترقی و خوشحالی کے لئے دعا کیا مانگیں۔

چنانچہ صدر پاکستان کی اس تجویز پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اہل ربوہ نے کل مورخہ ۳ جنوری کو عصر کی نماز اپنے اپنے محلوں کی مسجدوں میں ادا کرنے کی بجائے مسجد مبارک میں ادا کی۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح و ارشاد نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے احباب کو صدر مملکت کی تقریر کا وہ حصہ جو اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری اور اس کے حضور دعا سے متعلق تھا پڑھ کر سنایا۔ اور پھر پاکستان اور اس کے استحکام اور اس کی ترقی و خوشحالی نیز صدر مملکت کی ساعی جمیلہ میں برکت کے لئے دعا کی پُرزور تحریک کرنے کے بعد ایک لمبی پرسوز اجتماعی دعا کرائی جس میں جملہ حاضر احباب شریک ہوئے۔

اللہ تعالیٰ اس درد و سوز میں ڈوبی ہوئی یہ عاجزانہ و متضرعانہ دعائیں قبول فرمائے اور صدر مملکت کو اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازے تا آپ کی رہنمائی میں پاکستان کو پہلے سے بڑھ کر استحکام نصیب ہو اور وہ ترقی و خوشحالی کی منازل سرعت سے طے کر کے اقوام عالم میں بلند سے بلند تر مقام حاصل کرنے میں کامیاب ثابت ہو۔ آمین

قومی اسمبلی کا اجلاس ۱۴ جنوری کو ڈھاکہ میں ہوگا

اپوزیشن کو قوم کا فیصلہ تسلیم کر لینا چاہیئے

راولپنڈی ۴ جنوری۔ قومی اسمبلی کا اجلاس ڈھاکہ میں طلب کر لیا گیا ہے مرکزی وزیر قانون شیخ خورشید احمد نے کل یہاں ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ قومی اسمبلی کا اجلاس ڈھاکہ میں ۱۴ جنوری کو شروع ہوگا۔ موجودہ قومی اسمبلی کا یہ آخری اجلاس ہوگا آئین کے تحت نئی قومی اسمبلی کے انتخابات آئندہ مالی سال کے آغاز سے قبل منعقد ہوں گے۔ اور اگلے سال کا بجٹ نئی قومی اسمبلی منظور کرے گی

شیخ خورشید احمد نے پریس کانفرنس میں ایک بیان بھی پڑھ کر سنایا جس میں انھوں نے کہا کہ صدر ایوب کی کامیابی میں ملک میں انتشار اور تخریب کی قوتوں کی شکست ہے خدا کا شکر ہے کہ عوام اور ان کے نمائندوں نے ان تخریب پسند عناصر کی حوصلہ افزائی نہیں کی جو آئین کو تباہ کرنے کے لئے متحد ہو گئی تھیں جو ملک کے اتحاد اور وحدت مغربی پاکستان کو پارہ پارہ کرنا چاہتی تھیں۔ مسٹر خورشید نے کہا کہ انتخابات بالکل آزادانہ منصفانہ اور پرامن تھے ملک میں ہر طرح کی شہری آزادیوں اور خاص طور پر اظہار خیال کی آزادی پر نہ صرف یہ کہ کوئی پابندی نہ تھی بلکہ اس حد تک آزادی تھی کہ لوگوں نے اس کا ناجائز استعمال بھی کیا انتخابات سے متعلق قواعد میں آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کی پوری آزادی دی گئی تھی اور تین ماہ کی زبردست انتخابی مہم کے بعد عوام کے نمائندوں نے اپنا فیصلہ دے دیا ہے۔

اب جب کہ یہ معرکہ ختم ہو گیا ہے نفرت اور حقارت کی وہ مہم جو اپوزیشن لیڈروں نے شروع کی تھی ختم ہو جانی چاہیئے۔ پاکستان ہم سب کا وطن ہے اور قوم نے فیصلہ دے دیا ہے کہ صدر ایوب اس کے لیڈر رہیں آج مناسب ہے کہ ہم اس جمہوری فیصلہ پر مسرت اور تشکر کا اظہار کریں۔